نظمیں

خلیل مامون

صدا

دستک دے رہا ہوں
اجنبی خواب کے دروازے پر
نہ سوالی ہوں نہ ہی قرض خواہ
پھر بھی کنڈی نہیں کھلتی
لوگ ہر آنے والے سے ڈرتے ہیں
اپنی دولت کی سولی ہی پر مرتے ہیں
نہ جانے
کن لوگوں کو اندر آنے دیتے ہیں؟
باہر ہی سے ہر اک کو بھگا دیتے ہیں
میں انھیں پھر بھی دُعا دیتا ہوں
اور دوسرے در پر چلا جاتا ہوں
لوگوں کو کسی کو بھگا کر
اگر خوشی ملتی ہو تو انھیں خوش رہنے دو
نیند میں سفلی روح کو بھٹکنے سے
کوئی روک نہیں سکتا
اندھیرے میں تو
اندھوں کی طرح چلنا پڑتا ہے
گرنا پڑتا ہے سنبھلنا پڑتا ہے
لاٹھی کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے
کوئی خوبصورت چہرہ
کوئی حسین منظر
کوئی سود مند عمل
دیکھنے کو نہ ملے تو
کوئی کیا کر سکتا ہے
دروازہ کھلے نہ کھلے
کوئی اندر بلائے نہ بلائے
آواز تو لگانی ہی پڑتی ہے
کچھ حاصل ہو تو غنیمت
نہ حاصل ہو
تو بھی شکر ادا کرنا پڑتا ہے
میں دستک دینا بند نہیں کر سکتا
نہ ہی اپنی صدا کو روک سکتا ہوں
راستہ پر کھڑے رہنا میرا مقدر ہے
تو یوں ہی سہی
اکیلا کھڑا رہوں گا
اور پکارتا رہوں گا
ابد تک
پکارتا رہوں گا
کوئی سنے نہ سنے
خود اپنی آواز
جب کانوں میں گونجتی ہے
تو خوشی ہوتی ہے
کہ کوئی
میری صدا کو لوٹا تو رہا ہے

احمد نثار

سفر سرابوں کا

تمہارے خواب صرف
تمہارے نہیں ہیں
کروڑوں آنکھیں
ترس رہی ہیں
خواب صورت
برس رہی ہیں
سفر سرابوں کا
ہے اب بھی جاری
چمک رہی ہے
قریب منزل
جو آبلہ ہے
وہ حوصلہ ہے
سمجھ جسے یہ
آ گئی ہو
اسی کی منزل
قریب ہوگی
اسی کو
نصرت نصیب ہوگی

146/A-2، فرسٹ مین، فورتھ کراس، بھونیشوری نگر، سی۔وی رمن نگر، بنگلور، موبائل: 9019211001
محمد علی روڈ، سٹی کالونی، پوسٹ بی پالی ٹیکنک، دھنباد (جھارکھنڈ)